B.A Part II Urdu Sub

Dr. Shahnaj Ara.

Deptt of Urdu.

Dr. L.K.V.D. College. Tajpur.

پریم چند اور محنت کش عوام :

پریم چند کا نام تھا انہوں نے محنت کش عوام کو اپنے افسانوں اور ناولوں کا ہیرو بنایا اور اس دنیا کی تصویر کھینچی جو سب سے زیادہ جاندار اور سب سے زیادہ حقیقی اور سب سے زیادہ انسانیت اور دوستی کی مظہر تھی۔ وہ پہلے ادیب ہیں جنہوں نے شعوری طور پر ادب کے ذریعہ عوام کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش میں انسان دوستی کا پرخلوص قدم اٹھایا۔

پریم چند نے اپنے افسانوں میں دیہات کی خوبصورت تصویر کشی کی ہے۔ وہ گاؤں میں ہی پلے بڑھے تھے اور ہندوستانی گاؤں ان کے روم روم میں بسا تھا۔ انہوں نے گاؤں دیہات کی اصلیت کو جیوں کا تیوں افسانوں میں دکھا دیا اور خود لکھتے ہیں کہ "میرے قصے اکثر کسی نہ کسی مشاہدے یا تجربے پر مبنی ہوتے ہیں" وہ بنیادی طور پر ایک مصلح قوم تھے اور ایک ایسے سماج کی تعمیر کرنا چاہتے تھے جہاں غریب اور ستم دیدہ لوگ بھی سکون اور عزت سے دو وقت کی روٹی کھا سکیں۔ اصلیت کا واقعیت اور سادگی کو انہوں نے ہمیشہ مد نظر رکھا اسی لیے ان کی تحریروں میں دلکشی پائی جاتی ہے۔

ان کا اسلوب سادہ اور سلیس ہے۔ زبان بے تکلف ہے، تصنع اور بناوٹ نہیں پائی جاتی ہے۔ انہوں نے ہندی زبان میں بھی افسانے لکھے۔ انہوں نے اردو ہندی کو ایک دوسرے سے نہایت قریب کر دیا۔ ان کا اسلوب ایسا ہے وہ سچے دار اسلوب کے قائل ہیں۔ وہ اپنی زبان کے بارے میں منشی دیا نرائن نگم کو لکھتے ہیں۔ "سرسید، حالی، شبلی کے بعد اگر کسی ادیب کا طرز تحریر اس کی شخصیت کی پوری نمائندگی کرتا ہے تو وہ پریم چند ہیں"

وہ اپنے افسانوں کے کرداروں کو ماحول کے مطابق سے پیش سیدھا سادہ پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے افسانوں میں عام انسانوں کی چھوٹی چھوٹی ایک تعداد اپنے کرداروں کو شہزادوں سے بڑھ کر پیش کیا اور پریشانی کی پہلوؤں سے زیادہ دل نوازی بخشی۔ ان کے موضوعات سے زیادہ ان کا فن اہم ہے۔ انجمن ترقی پسند کے جلسہ میں انہوں نے کہا تھا ہماری کسوٹی پر وہ ادب کھرا اترے گا جس میں تفکر ہو، آزادی کا جذبہ ہو، حسن کا جوہر ہو، تعمیر کی روح ہو، جو ہم میں حرکت ہنگامہ اور بے چینی پیدا کرے۔ ان کے افسانوی مجموعے ہیں۔ سوز وطن، پریم پچیسی، پریم بتیسی، خاک پروانہ، خواب و خیال، فردوس بریں، پریم چالیسی، آخری تحفہ، زاد راہ

دودھ کی قیمت، واردات، نمک کا داروغہ، بڑے گھر کی بیٹی، روشنی، بڑے بھائی صاحب وغیرہ افسانے اردو افسانہ نگاری کا بہترین نمونہ ہیں۔ ان کی قائم کردہ روایت کی مدتوں تک افسانہ نگاروں نے پیروی کی۔۔ ———

Shahnaz Ara.